© rasailojaraid.com

پروفیسر محمد اکرام تائب
عارف والہ

پیشہ ور گداگر

بے کار پڑے رہنا گھر میں ان مردوں کو بیماری ہے
ان کان میں مندری والوں کی خود ساختہ یہ بیکاری ہے
کب آپ نہاتے دھوتے ہیں کب بچوں کو نہلاتے ہیں
ہر وقت جمائیاں لیتے ہیں ہر لمحے غفلت طاری ہے
سب بیوی بچے کام پہ ہیں بس مرد ہیں اندر خیموں کے
افیون، چرس بھی چلتی ہے، جوئے کا کھیل بھی جاری ہے
یہ لنگڑم بوڑھا دیکھنے میں معصوم نظر جو آتا ہے
کل بیوی اُس کی جیتا تھا اب بیٹی اپنی ہاری ہے
اب ٹی،وی ٹیپ کی بات نہ کر ہیں وی، سی، آر بھی خیموں میں
کوئی فکر نہ لینے دینے کا راشن اپنا سرکاری ہے
ہر صبح و شام خزانہ یہ قارون کا بڑھتا رہتا ہے
کب اماں سے اٹھ سکتا ہے نوٹوں کا تھیلا بھاری ہے
کوئی کیس کچہری تھانے کا کوئی فکر نہ آٹے دانے کا
کوئی خرچ نہ موٹر گاڑی کا بس "ڈونکی" کی اسواری ہے
جب رات گئے گھر آتے ہیں سو رنگ کا کھانا لاتے ہیں
کہیں چاول، دال، سری پائے، کہیں مرغ کہیں ترکاری ہے
ان لوگوں کی اس اترن کا محتاج ہے ان کا پیراہن
شلوار اگر ہے نیلی تو کرتہ ان کا نسواری ہے
کچھ لوگ ہیں ایسے بھی جن کا لاکھوں کا بینک اکاؤنٹ ہے
پیوند لگا یہ پیراہن، افلاس نہیں عیاری ہے
جو اندھے، لولے، لنگڑے ہیں خیرات انہی کا حصہ ہے
ان ہٹے کٹے لوگوں کا یہ پیشہ ہے، مکاری ہے
اے بابو جی اے بابا جی کچھ دے جاؤ مسکینوں کو
ہر چوراہے پر اے تائب یہ ورد زباں پر جاری ہے

© rasailojaraid.com